فرشتوں کا کردار

بائبل اور قرآن کریم کی روشنی میں تقابلی مطالعہ

ڈاکٹر عبدالرشید قادری*

ABSTRACT

An Angel is generally a supernatural being found in various religions. Angels are often depicted as benevolent celestial beings who act as intermediaries between Allah or Heaven and Earth. Other roles of angels include protecting and guiding human beings and carrying out Allah's tasks. Angels are often organized into hierarchies, although such rankings may vary between sects in each religion and are given specific names or titles. The term "Angel'' has also been expanded to various notions of spirits or figures found in various religious traditions. *Malailkah* are mentioned many times in the Quran. They are entrusted with various tasks by Allah and only follow His instructions. Angels are created from light they move very rapidly and permeate or penetrate all realms of existence. Angle do not sin or disobey as they do not have an evil commanding soul which can resist. They have fixed stations and so are neither promoted nor abased. They have no gender and do not eat or drink. From the first book of the Bible to the last these words occur nearly 400 times when spirit messenger are

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور

indicated in the words which can be translated as "angels" but if the reference is to human creatures, it means messengers. According to Bible angels are sometime termed as spirits which are invisible and powerful. The angels have the power to communicate with one another. They have he ability to speak various languages of men. According to the Bible from beginning to end the Holy Angel of God followed the earthly sojourn of Jesus with extreme interest. Angles joined with Michael to his war on the dragon and the demons at the birth of God's Kingdom in heaven. They will also support the King of Kings in fighting the war of the great day of God, the Almighty.

KeyWords: فرشتہ، بائبل، قرآن، فلسفہ، ہیکل، یہود، سامی، عقل، عبرانی

لفظ "فرشتہ" فارسی زبان سے ماخوذ ہے جو اردو میں بھی اپنے اصل مفہوم اور ساخت کے ساتھ مستعمل ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مقدس و معصوم مخلوق ہیں جن کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ قدیم یونانی اور مصری فلسفے میں فرشتوں کے وجود کو کسی نہ کسی طرح تسلیم کیا گیا ہے صابئین ستاروں کی صورت میں یہ تسلیم کرتے ہیں اور وہ فرشتوں کی قربانی کے بھی قائل ہیں۔ وہ ان کے لیے ہیکل تعمیر کرتے ہیں اور انہیں اللہ کا مظہر مانتے ہیں۔ یونانی، مصری اور اسکندری روایات کی رو سے پارسی فرشتوں کو Amesha Spentose 'امشاسپند' پکارتے ہیں اور یہ دس عقلوں سے تعبیر کیے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی آسمانوں کی ذی ارادہ مخلوق مانے جاتے ہیں۔ یہود فرشتوں کو "کروبیم" کہتے ہیں۔ اسی نام کو مسیحی بھی مانتے ہیں۔ مسیحی "روح القدس" کو اللہ کا جزو قرار دیتے ہیں۔ ہندو دھرم میں فرشتے دیوتاؤں اور دیویوں کے نام سے موسوم کیے جاتے ہیں۔ دین اسلام سے پہلے عرب 'فرشتوں' کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اور ان کی پوجا بھی کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ وہ اللہ کے دربار میں ان کی سفارش کریں گے۔"(1)

1-اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، ج:21، ص:535

دین اسلام نے فرشتوں کے متعلق ان تمام نظریات کو رد کر دیا اور واضح کیا کہ فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں۔ ان کا کام اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ بننا اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی تعمیل ہے۔

فرشتوں کو عربی میں "ملائکۃ" کہتے ہیں جو "ملک" کی جمع ہے۔ الکسائی نے اس کی یوں وضاحت کی ہے:

"یہ لفظ دراصل (بتقدیم الہمزہ) مشتق از 'الک' ہے۔ 'آلوک' کے معنیٰ 'رسالت' اور 'پیغام رسانی' کے ہیں۔ پھر لام کو 'ہمزہ' سے مقدم کر کے اسے 'ملاک' پڑھا جانے لگا اور کثرت استعمال سے 'ہمزہ' گرا دیا گیا اور 'ملک' پڑھا جانے لگا۔ اس کی جمع میں پھر 'ہمزہ' لایا گیا اور اس صورت میں یہ لفظ 'ملائکۃ' اور 'ملائک' ہو گیا۔"[1]

اہل کتاب کی بائبل کی مشہور تفسیر "Insight on the Scriptures" میں فرشتوں کو پیغام رساں قرار دیا گیا ہے۔

"Both the Hebrew"Malkh and the Greek agigelos literally mean''messenger''[2]

"یونانی اور عبرانی زبان میں فرشتے سے مراد پیغام پہنچانے والے مراد لیے جاتے ہیں۔"

فرشتوں کے لیے روحوں کی اصطلاح بھی بیان ہوئی ہے ایسی روحیں جو نظر آتی ہیں اور طاقتور بھی ہیں۔ یہی روحیں باہر آجاتی ہیں اور یہوواہ کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں یہ عام مخلوق کی طرح خدمت کے لئے نہیں ہوتیں۔[3]

فرشتوں کے بارے میں قدیم یہودی علماء کی مختلف آراء ہیں ان کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ فرشتوں کی پیدائش روزانہ ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے کرتے آگ کے دریا میں ڈوب جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک ابدی فرشتے دو ہیں۔ حضرت میکائیلؑ اور حضرت جبرائیلؑ۔ فرشتے عبرانی زبان بولتے ہیں یہودی علماء کی فرشتوں کے بارے میں ایک رائے یہ بھی ہے کہ فرشتوں کی پیدائش روزانہ ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا جیسا کہ Ecyclopedia Judaica میں بیان ہوا ہے[4]

(1) ابن منظور، "لسان العرب" دار صادر بیروت، ج:۱۴، ص:670

2-Insight on the Scriptures Mode in United State of America vol:1,p :106

3-Ibid

4-Encyclopedia Judaica 2nd, in association with Keter Publishing House Jerusalem. Edition, vol:2, P:156

فرشتوں کے بارے میں مولانا ابوالاعلی مودودی کی تحقیق یوں ہے:

"فرشتے پیغام رساں ہیں اور یہ ہر وہ کام کرتے ہیں جو اللہ تعالی ان کے ذمے لگاتا ہے۔ملک کے اصل معنی عربی میں پیامبر کے ہیں اس کا لفظی ترجمہ فرستادہ یا فرشتہ ہے یہ محض متجرد قوتیں نہیں ہیں جو تشخص نہ رکھتی ہوں بلکہ یہ شخصیت رکھنے والی ہستیاں ہیں جن سے اللہ تعالی اپنی اس عظیم الشان سلطنت کی تدبیر انتظام میں کام لیتا ہے۔یوں سمجھنا چاہے کہ یہ سلطنت الٰہی کے اہل کار ہیں جو اللہ کے احکام کو نافذ کرتے ہیں۔جاہل لوگ انہیں غلطی سے خدائی میں حصہ دار سمجھ بیٹھے اور بعض نے انہیں خدا کا رشتہ دار سمجھا اوران کو دیوتا بنا کر ان کی پرستش شروع کر دی۔"[1]

Insight on the scriptures میں فرشتوں کا ایک کردار یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ مسیحی عورتوں کے سر ڈھانپنے کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں اس لئے مسیحی اور یہودی عورتوں کو سر ڈھانپنے کا حکم ہے۔اس کی بنیاد یہ ہے کہ فرشتے خدا کے حضور منہ ڈھانپ کر حاضر ہوتے ہیں۔[2]

Encyclopedia Judaica میں موت کے فرشتے کے بارے میں مختلف نظریات بیان کیے گئے ہیں۔ایک نظریہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ فرشتے زمین پر خاص دیویاں ہیں جو موت دیتی ہیں۔مگر یہ نظریہ یہودیوں نے رد کر دیا تھا۔[3]

اہل لغت نے فرشتہ یا ملک کا لغوی مفہوم پیغام رساں یا Messenger قرار دیا ہے۔اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام فرشتے خبر رساں نہیں ہیں۔اللہ تعالی نے فرشتوں کو مختلف امور میں لگایا ہوا ہے۔خبر رساں تو صرف حضرت جبرئیلؑ ہیں ۔اس بات کی تصدیق مولانا عبدالرحمن کیلانی نے بھی کی ہے وہ فرماتے ہیں:

"ملک جمع ملائکہ کا مادہ لاک ہے جس کے معنی پیغام پہچانا ہے۔الا کۃ الی فلاں بمعنی کسی کو پیغام پہنچانا اور **اللکی** بمعنی میرا پیغام اسے دینا اور ملاک اور ملک بمعنی پیغام رساں فرشتہ اور ملک بمعنی فرشتہ شرعی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس میں یہ تخصیص بھی نہیں کہ وہ ضرور پیغام رساں ہو۔فرشتے اللہ تعالی کی طرف سے تدبیر کائنات پر مامور ہیں۔بادلوں کا فرشتہ،موت کا فرشتہ،جنت اور دوزخ کے فرشتے سب کے لیے ملک اور ملائکہ

1۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، ج:1، ص:162

2- Insight on the Scriptures Mode in United State america vol:1,p 107۔

3- Encyclopedia Judaica 2nd Edition, , Association with Keter Publishing House Jerusalem, vol: 2, P: 147

کالفظ استعمال ہوتا ہے حالانکہ یہ پیغام رساں نہیں ہیں۔[1]

قرآن کریم کی روشنی میں فرشتوں کا کردار

قرآن کریم میں ملائکہ اور ملک کالفظ 91 مرتبہ مختلف کرداروں میں استعمال ہوا ہے۔ ملک کی جمع ملائکہ کے ہیں جس کے معنی فرشتے کے ہیں لغوی معنی قاصد اور پیغام رساں کے ہیں۔ قرآن کریم میں ملائکہ کے لئے رسل کالفظ بھی استعمال ہوا ہے فرشتوں کو وہی علم ہے جو انہیں اللہ نے عطا کیا ہے جب انہیں ابوالبشر حضرت آدمؑ کے علمی جوہر دکھائے گئے تو نہایت عجز وانکساری سے اللہ تعالیٰ کے حضور یوں اقرار کرنے لگ گئے۔

﴿قَالُوا سُبْحَانَكَ لاَعِلْمَ لَنَا إِلاَّمَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾[2]

" ان سب نے کہااے اللہ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تونے ہمیں سکھا رکھاہے، پورے علم وحکمت والا تو تو ہی ہے۔"

- فرشتوں ہی نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، جس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

﴿ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴾[3]

" اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔"

- قرآن کریم میں اعلیٰ درجے کے فرشتوں کے نام مذکور ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ جو ان فرشتوں سے دشمنی کرے گا وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا بھی دشمن ہو گا۔

﴿مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ﴾[4]

" جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور رسولوں کا اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔"

1- کیلانی، مولانا عبدالرحمن، "مترادفات القرآن" مکتبہ الاسلام وسن پورہ، لاہور نومبر 2000ء، ص:66
2- البقرہ:32
3- البقرہ:34
4- البقرہ:98

• قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ فرشتوں کے پر ہیں جن کے ذریعے وہ سفر طے کرتے ہیں۔

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾(1)

"اس اللہ کے لئے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے۔"

• ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ﴾(2)

"اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے۔"

• فرشتوں نے حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خبر بھی دی۔

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ﴾(3)

"پھر فرشتوں نے اس کو آواز دی جب وہ حجرے کے اندر نماز میں کھڑے تھے کہ بے شک اللہ تجھ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے ایک حکم کی گواہی دے گا، وہ سردار ہو گا اور عورت کے پاس نہ جائے گا اور صالحین میں سے نبی ہو گا۔"

• ﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ﴾(4)

"جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم بے شک اللہ تجھے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا صاحب جاہ و منزلت ہو گا دنیا اور آخرت میں قرب اللہ ہو گا۔"

• معرکہ حق و باطل میں فرشتے حق والوں کی مدد کے لئے آتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا

﴿إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ

1- فاطر:35

2- آل عمران:18

3- آل عمران:39

4- آل عمران:45

مُنزَلِينَ﴾ [1]

"جب آپ مومنوں سے فرماتے تھے کیا یہ تمہیں کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب تمہاری مدد کے لئے تین ہزار اتارے گا۔"

﴿بَلَى إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلاَفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾ [2]

"ہاں اگر تم صبر کرتے رہو اور پرہیز گاری قائم رکھو اور وہ (کفّار) تم پر اسی وقت (پورے) جوش سے حملہ آور ہو جائیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا۔"

- فرشتے اللہ کا حکم بجالاتے ہیں وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی یا سستی نہیں کرتے وہ ہر وقت اللہ کے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُم حَفَظَةً حَتَّىَ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لاَ يُفَرِّطُونَ﴾ [3]

"اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ تم پر (فرشتوں کو بطور) نگہبان بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے (تو) ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ خطا (یا کوتاہی) نہیں کرتے۔"

- ملائکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق متقی لوگوں کو راہ حق پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔

﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلآئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ﴾ [4]

"جب تیرا رب فرشتوں کو وحی بھیجی تھی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو۔"

- روح القدس اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین پر آتے ہیں۔

﴿تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ﴾ [1]

1- آل عمران:124
2- آل عمران:125
3- الانعام:61
4- الانفال:12

"اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں۔"

﴿تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ إِلَيۡهِ﴾ (2)

"اس (کے عرش) کی طرف فرشتے اور روح الامین عروج کرتے ہیں۔"

﴿وَلَوۡ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الۡمَوۡتِ وَالۡمَلَآئِكَةُ بَاسِطُواۡ أَيۡدِيهِمۡ أَخۡرِجُواۡ أَنفُسَكُمُ﴾ (3)

"اور اگر آپ دیکھیں جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے کہ تم اپنی جانیں جسموں سے نکالو۔"

- سورہ السجدہ میں روح قبض کرنے والے فرشتے کے لیے صیغہ واحد استعمال ہوا ہے جیسا کہ ارشاد ہوا:

﴿قُلۡ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الۡمَوۡتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمۡ﴾ (4)

"تم فرمادو تمہیں موت کا فرشتہ موت دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے۔"

- قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کرام کے درمیان رابطے کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحۡيًا أَوۡ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوۡ يُرۡسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذۡنِهِ مَا يَشَاءُ﴾ (5)

"اور ہر بشر کی مجال نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتے کو فرستادہ بنا کر بھیجے اور وہ اُس کے اِذن سے جو اللہ چاہے وحی کرے۔"

- قرآن کریم میں رسول ﷺ کی نسبت بھی فرمایا گیا حضرت جبرائیلؑ نے یہ قرآن آپ ﷺ کے دل پر نازل کیا۔

﴿قُلۡ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلۡبِكَ بِإِذۡنِ اللَّهِ﴾ (6)

1- القدر:4
2- المعارج:4
3- الانعام:93
4- السجدہ:11
5- الشوریٰ:42
6- البقرہ:97

”آپ فرمادیں: جو شخص جبریل کا دشمن ہے کیونکہ اس نے اس کو آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے۔“

- فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نافرمان اور بُرے اعمال کرنے والے لوگوں پر عذاب نازل کرتے ہیں جیسا کہ حضرت لوطؑ کی نافرمان قوم پر عذاب نازل کیا گیا تھا:

﴿قَالُواْ يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُواْ إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلاَ يَلْتَفِتْ مِنكُمْ﴾[1]

”فرشتے کہنے لگے اے لوط ہم تیرے رب کی طرف سے بھیجے گئے ہیں وہ لوگ تم تک نہیں پہنچ سکتے تم اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے۔“

- قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ فرشتے مقرر کیے ہیں جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کی ہر بات کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی لکھ دیتے ہیں اور وہ اس کی نگرانی کرتے ہیں:

﴿سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّهِ﴾[2]

”تم میں سے جو شخص کوئی بات چپکے سے کہے یا پکار کر کہے اور جو شخص رات میں کہیں چھپ جائے یا دن میں چلے پھرے یہ سب برابر ہیں، ہر شخص کی حفاظت کے لیے کچھ فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔“

- قرآن کریم میں انسان کی ہر بات کو لکھنے والے فرشتوں کو کراماً کاتبین کہا گیا ہے:

﴿وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ o كِرَامًا كَاتِبِينَ﴾[3]

”حالانکہ تم پر نگہبان فرشتے مقرر ہیں (جو) بہت معزز ہیں لکھنے والے ہیں۔“

- فرشتے انسانوں کے اعمال کے مطابق درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم کے نزول کا ذریعہ ہیں متقی لوگوں کا روز قیامت فرشتے آگے بڑھ کر استقبال کریں گے جیسا کہ سورہ الانبیاء میں ارشاد ہوا ہے:

﴿لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ

1- ہود:81

2- الرعد:10،11

3- الانفطار:10،11

تُوعَدُونَ﴾[1]

"سب سے بڑی ہولناکی انہیں رنجیدہ نہیں کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے (اور کہیں گے:)یہ تمہارا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا۔"

- روز محشر فرشتے صالحین کو جنت کی خوشخبری دیں گے اور انھیں مخاطب کر کے کہیں گے تم اچھے کردار کے لوگ ہو اب تمہیں کوئی خوف نہیں ہو گا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ﴾[2]

"بے شک جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور جنت میں خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے دنیا میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی، اور بہشت میں تمہارے لیے ہر چیز موجود ہے جس کو تمہارا دل چاہے اور تم جو وہاں مانگو گے ملے گا۔"

- اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور ایمان والوں کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ اور فرشتوں والا عمل کریں۔ جیسا کہ ارشاد ہوا:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾[3]

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور سلام پڑھو۔"

- قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا کہ فرشتے زمین کی مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت اور بخشش مانگتے رہتے ہیں:

﴿وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ﴾[4]

"فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اُن لوگوں کے لئے جو زمین میں ہیں

1-الانبیاء:103
2-حمٰ سجدہ:3130
3-الاحزاب:56
4-الشوریٰ:5

بخشش طلب کرتے رہتے ہیں۔"

- قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا کہ فرشتے ان لوگوں پر لعنت کرتے ہیں جو حالت کفر میں رہتے ہیں اور حالت کفر میں مرتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴾ (1)

"بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہی تھے ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔"

- قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ جہنم کے چوکیدار بھی فرشتے ہوں گے۔ وہ کافروں کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ وہ فرشتے کافروں سے سوال بھی کریں گے کہ کیا تمہارے پاس راہ راست دکھانے والے انبیاء تشریف نہیں لائے تھے:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاؤُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (2)

"اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ دوزخ کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اُس کے پاس پہنچیں گے تو اُس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغے اُن سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اِس دن کی پیشی سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے، لیکن کافروں پر فرمانِ عذاب ثابت ہو چکا ہو گا۔"

- قرآن کریم کے مطابق دوزخ کے فرشتے سخت مزاج اور طاقتور ہیں:

﴿عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (3)

"جس پر سخت مزاج طاقتور فرشتے ہیں جو کسی بھی امر میں جس کا وہ انہیں حکم دیتا ہے اللہ کی نافرمانی

1-البقرہ:161
2-الزمر:71
3-التحریم:6

نہیں کرتے اور وہی کام انجام دیتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔"

- قرآن کریم میں سورۃ المدثر میں فرمایا گیا ہے کہ دوزخ کے فرشتوں کی تعداد (19) ہے:

﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾[1]

"اس پر انیس داروغہ ہیں۔"

- قرآن کریم میں جہنم کے نگران فرشتوں کو 'الزبانیہ' کے نام سے بھی منسوب کیا گیا ہے:

﴿سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ﴾[2]

"ہم بھی عنقریب سپاہیوں کو بلالیں گے۔"

- قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے کہ جنت کے بھی محافظ اور پاسباں فرشتے ہیں وہ جنت والوں کے لیے سلامتی کی دعا کریں گے اور انہیں کہیں گے کہ خوش ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤ:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾[3]

"اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے انہیں جنّت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور اُس کے دروازے کھولے جا چکے ہوں گے تو اُن سے وہاں کے نگران کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم خوش و خرّم رہو سو ہمیشہ رہنے کے لئے اس میں داخل ہو جاؤ۔"

- فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں، اللہ کی حمد و تسبیح کرتے رہتے ہیں اور عرش عظیم کا احاطہ کیے رہتے ہیں۔ قرآن کریم میں فرشتوں کے اس کردار کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

﴿وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ﴾[4]

"اور آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے۔"

- فرشتوں نے عرش عظیم کو اٹھائے ہوئے ہے فرشتے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو انسان اللہ تعالیٰ کو مانے

1-المدثر:30
2-العلق:18
3-الزمر:73
4-الزمر:75

تو وہ اس کے لیے اللہ کی بارگاہ میں مغفرت طلب کرتے ہیں:

﴿الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ﴾[1]

"جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے اِرد گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اے ہمارے رب! تو رحمت اور علم سے ہر شے کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے، پس اُن لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔"

- قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے روز آٹھ فرشتے عرش عظیم کو اٹھائیں گے:

﴿وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ﴾[2]

"اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے، اور آپ کے رب کے عرش کو اس دن ان کے اوپر آٹھ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔"

- قیامت کے روز فرشتے اور رح الامین اللہ کے حضور صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے قرآن مجید میں تذکرہ موجود ہے:

﴿يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا﴾[3]

"جس دن جبرائیل اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، کوئی لب کشائی نہ کر سکے گا، سوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالی نے اِذن دے رکھا تھا اور اس نے بات بھی درست کہی تھی۔"

فرشتے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے ہیں قرآن کریم میں ان فرشتوں کو الملاءالاعلی کے لقب سے نوازا ہے جیسا کہ سورہ الصفت میں وضاحت کی گئی ہے فرشتوں کی اللہ تعالیٰ سے یہ ہم کلامی کو نہ کوئی شیطان سن سکتا ہے اور نہ کسی انسان کو معلوم ہوتی ہے۔

1- المومن: 7

2- الحاقۃ: 17

3- النباء: 38

﴿لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَى وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ﴾ (1)

"وہ عالمِ بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور اُن پر ہر طرف سے پھینکے جاتے ہیں۔"

فرشتے آسمان کی حفاظت کرتے ہیں شیاطین کو مار بھگا دیتے ہیں شیاطین کی آسمانوں پر رسائی نہیں ہو سکتی۔

﴿دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ﴾ (2)

"اُن کو بھگانے کے لئے اور اُن کے لئے دائمی عذاب ہے۔ مگر جو ایک بار جھپٹ کر اُچک لے تو چمکتا ہوا انگارہ اُس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔"

- قرآن کریم میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ مشرک فرشتوں کو عورتیں قرار دیا حالانکہ وہ اللہ کے بندے ہیں:

﴿وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَاثًا أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ﴾ (3)

"اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ رحمان کے بندے ہیں عورتیں قرار دیا ہے، کیا وہ اُن کی پیدائش پر حاضر تھے؟ اب اُن کی گواہی لکھ لی جائے گی اور اُن سے باز پُرس ہو گی۔"

- حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت مریمؑ کے پاس بھی فرشتے انسانی شکل میں آئے اور اللہ کا فرمان سناتے رہے:

﴿وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُواْ سَلاَمًا قَالَ سَلاَمٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ﴾ (4)

"اور بیشک ہمارے فرستادہ فرشتے ابراہیم کے پاس خوش خبری لے کر آئے، انہوں نے سلام کہا، ابراہیم نے بھی سلام کہا، پھر دیر نہ کی یہاں تک کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔"

﴿وَاتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾ (5)

1-الصفت:8
2-الصفت:9،10
3-الزخرف:19
4-ہود:69
5-البقرہ:102

"اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے تھے جو سلیمان کے عہدِ حکومت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے حالانکہ سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ کفر تو شیطانوں نے کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اس کے پیچھے لگ گئے جو شہر بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا۔ وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے یہاں تک کہ کہہ دیتے کہ ہم تو محض آزمائش ہیں سو تم کافر نہ بنو، اس کے باوجود وہ ان دونوں سے ایسا سیکھتے تھے جس کے ذریعے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے۔"

- ہاروت اور ماروت کے بارے میں مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے:

"انہوں نے بازار ساحری میں اپنی دکان لگائی ہوگی۔ دوسری طرف اتمام حجت کے لیے ہر ایک کو خبر دار بھی کر دیتے ہوں گے کہ دیکھو یہ تمہارے لیے آزمائش کی حیثیت رکھتے ہیں تم اپنی عاقبت خراب نہ کرو مگر اس کے باوجود اس کے پیش کردہ عملیات اور نقوش اور تعویذات پر ٹوٹ پڑتے ہوں گے۔"[1]

محدث عبدالحق حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہاروت و ماروت کے بارے میں مختلف ہے:

"ہاورت و ماروت شہر بابل میں دو شخص تھے جن کو لوگ نیک چلن کی وجہ سے فرشتہ کہتے تھے۔ ان کا یہ لقب مشہور ہو گیا تھا۔ یہ دو شخص اس فن سے بھی واقف تھے مگر اس کو برا سمجھتے تھے یہاں تک کہ جو شخص ان کے پاس سیکھنے آتا اس سے یہ کہہ دیتے کہ بھائی اللہ نے یہ علم ہم کو تمہاری آزمائش کے لیے دیا ہے اس کو نہ سیکھو ورنہ ایمان جاتا رہے گا۔"[2]

بائبل کی روشنی میں فرشتوں کا کردار

شروع سے آخر تک بائبل میں فرشتہ "Angel" کا لفظ تقریباً چار سو (400) مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ کتاب پیدائش میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے فرشتے کی ملاقات کا تذکرہ موجود ہے اور فرشتہ نے انھیں بیٹے کی بشارت دی فرشتہ کو پیغام رساں کہا گیا ہے۔

"اور وہ خداوند کے فرشتہ کو بیابان میں پانی کے ایک چشمہ کے پاس ملی یہ وہی چشمہ ہے جو شور کی راہ پر ہے اور اس نے کہا اے ساری کی لونڈی ہاجرہ تو کہاں سے آئی ہے اور کدھر جاتی ہے، اس نے کہا کہ میں اپنی بی بی ساری کے پاس سے بھاگ آئی ہوں۔ خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ تو اپنی

1- مودودی، سید ابو الاعلی، تفہیم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، ج:1، ص:98

2- حقانی، عبدالحق، تفسیر حقانی میر محمد کتب خانہ کراچی، 1969ء، ج:1، ص:455

بی بی کے پاس لوٹ جااور اپنے کو اس کے قبضہ میں دے اور خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا یہاں تک کہ کثرت کے سبب سے اس کا شمار نہ ہو سکے گا۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ تو حاملہ ہے تیرے بیٹا ہو گا اس کا نام اسمٰعیل رکھنا اس لئے کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا۔"[1]

- ایوب کی کتاب میں فرشتوں کو خداوند کے بیٹے قرار دیا گیا ہے:

"اور ایک دن خدا کے بیٹے آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور ان کے درمیان شیطان بھی آیا۔"[2]

- فرشتے شادی بیاہ نہیں کرتے:

"کیونکہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہو گی بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔"[3]

- فرشتے تخلیق اول ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے کائنات کی مخلوقات کو پیدا کیا گیا ہے:

"وہ ان دیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے کیونکہ اسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا ان دیکھی، تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومت یا اختیارات سب چیزیں اسی کے وسیلہ سے اور اسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔"[4]

- آسمان اور ستارے فرشتوں کی تخلیق سے قبل بنائے گئے۔ زمین فرشتوں کی پیدائش کے بعد بچھائی گئی:

"تو کہاں تھا جب میں نے زمین کی بنیاد ڈالی۔ تو دانش مند ہے تو بتا کیا تجھے معلوم ہے کس نے اس کی ناپ ٹھہرائی اور کس نے اس پر سوت کھینچا؟ کس چیز پر اس کی بنیاد ڈالی گئی یا کس نے اس کے کونے کا پتھر بٹھایا، جب صبح کے ستارے مل کر گاتے تھے اور خدا کے سب بیٹے خوشی سے چہکارتے تھے۔"[5]

- فرشتوں کی گنتی نہیں کی جاسکتی یہ بے شمار ہیں اور کثرت سے خداوند کے حضور رہتے ہیں:

"اس کے حضور سے ایک آتشی دریا جاری تھا ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں حاضر تھے اور

1-کتاب مقدس پیدائش16:7-12
2-کتاب مقدس، ایوب1:6
3-کتاب مقدس، متی22:30
4- کتاب مقدس، کلیسوں:1:15-17
5-کتاب مقدس، ایوب38:4-7

لاکھوں لاکھ اس کے حضور کھڑے تھے، عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی تھیں۔"[1]

فرشتوں کی درجہ بندی:

بائبل کے مطابق فرشتے اگرچہ غیر مری دائرے میں رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی درجہ بندی کر دی ہے، سب سے طاقتور اور صاحب اقتدار فرشتہ (Michael) میکائیل ہے۔ حضرت میکائیلؑ بائبل کی تعلیمات کے مطابق سب سے طاقتور فرشتہ ہے۔

میکائیل کے معنی عبرانی زبان میں "کون خدا کی مانند ہے" بائبل کے مطابق یہ مقرب فرشتہ ہے جس کی خاص ذمہ داری یہودی قوم کی دیکھ بھال اور حمایت تھی جیسا کہ وضاحت کی گئی ہے:

"اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لیے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہو گا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہو گا۔ اور اسی وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہو گا رہائی پائے گا۔"[2]

- یہ بھی بیان ہوا ہے کہ میکائیل نے ابلیس سے موسی نبی کی لاش کے متعلق بحث و تکرار کی تھی:

"لیکن مقرب فرشتہ میکائیل نے موسیٰؑ کی لاش کی بابت ابلیس سے بحث و تکرار کرتے وقت لعن طعن کے ساتھ اس پر نالش کرنے کی جرأت نہ کی بلکہ یہ کہا کہ خداوند تجھے ملامت کرے۔"[3]

- بائیبل کی تعلیمات کے مطابق حضرت میکائیلؑ انبیاء سے ہم کلام ہوتے ہیں:

"یہ وہی ہے جو بیابان کی کلیسا میں اس فرشتہ کے ساتھ جو کوہ سینا پر اس سے ہم کلام ہوا اور ہمارے باپ دادا کے ساتھ تھا اسی کو زندہ کلام ملا کہ ہم تک پہنچا دے۔"[4]

میکائیل ہی نے دوسرے فرشتے کے ساتھ مل کر ابلیس اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جنگ لڑی تھی

"پھر آسمان پر لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اس کے فرشتے اژدھا سے لڑنے کو نکلے اور اژدھا اور اس کے فرشتے ان سے لڑے لیکن غالب نہ آئے اور اس کے بعد آسمان پر ان کے لئے جگہ نہ رہی۔"[5]

میکائیل ہی سب سے طاقتور اور فرشتوں میں سے بڑا ہے ان کے لئے بائبل میں "Arch Angel" کا لفظ

1-کتاب مقدس، دانی ایل 11:7
2-دانی ایل 1:12
3-یہوداہ 9:
4-اعمال 38:7
5-مکاشفہ 7:12

استعمال کیا گیا ہے یعنی رئیس ملائکہ۔ بعض جگہوں پر انہیں ملک الموت بھی کہا گیا ہے:

There is only one Arch angel the Chief angel. He is called the great Prince. (1)

میکائیل کے بعد Seraphs کا درجہ ہے۔ یہ فرشتوں کا سب سے اعلیٰ طبقہ ہے ان کا تذکرہ صرف یسعیاہ کی کتاب میں آیا ہے ان فرشتوں کے چھ بازو (پر) تھے۔ یہ قدوس قدوس قدوس کا نعرہ لگاتے تھے۔ کچھ یہودی علماء کی رائے ہے کہ یہ فرشتے آگ کی طرح چمکتے ہیں بعض انھیں بجلی کی چمک سے تشبیہ دیتے ہیں، آخر میں کروبیم یا کروبی ہیں، بائبل کے مطابق کروبی عظیم آسمانی ہستی ہیں ان کی تشبیہ انسان، بیل، شیر اور عقاب کی صورتوں کی طرح ہے۔

"ان کے چہروں کی مشابہت یوں تھی کہ ان چاروں کا ایک ایک چہرہ انسان کا، ایک ایک شیر ببر کا ان کی دہنی طرف اور ان چاروں کا ایک ایک چہرہ عقاب کا تھا۔ ان کے چہرے تو یوں تھے اور ان کے پر اوپر سے الگ الگ تھے اور ہر ایک کے دو پر دوسرے کے دو پروں سے ملے ہوئے تھے اور دو دوسے ان کا بدن ڈھپا ہوا تھا۔ ان میں سے ہر ایک سیدھا آگے کو چلا جاتا تھا جدھر کو جانے کی خواہش ہوتی تھی وہ جاتے تھے وہ چلتے ہوئے مڑتے نہ تھے۔"(2)

- کروبیوں کو زندگی کے درخت کی حفاظت کی ذمہ داری دی گئی تھی:

"چنانچہ اس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور اس کے گرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی حفاظت کریں۔"(3)

کروبیوں کو خدا کے تخت کی حفاظت کے لئے بھی لگایا گیا تھا اور وہ عہد کے صندوق کی حفاظت بھی کرتے تھے یہوواہ اور اان دیکھے تخت پر اپنے پروں سے سائبان بھی کرتے تھے۔

"وہ کروبی پر سوار ہو کر اڑا اور ہوا کے بازوؤں پر دکھائی دیا۔"(4)

"اور وہ کروبی اس طرح اوپر کو اپنے پر پھیلائے ہوئے ہوں کہ سرپوش کو اپنے پروں سے ڈھانک لیں۔ اس سرپوش کو اس صندوق کے اوپر لگانا اور وہ عہد نامہ جو میں تجھے دوں گا اسے اس صندوق

1- Insight on the Scriptures Mode in United State America vol:1,p :10-7

2- حزقی ایل 10:10، 12

3- پیدائش 24:3

4- سموئیل 11:22

کے اندر رکھنا۔"[1]

جبرائیلؑ کا تذکرہ بائبل میں چار مقامات پر آیا ہے۔ ہر جگہ انھیں ایک عظیم پیغام لے کر آنے والا بتایا گیا ہے۔ دانی ایل کو جبرائیل نے مینڈھے اور بکرے کی رویا کے معانی سمجھائے اور انھیں ستر (70) ہفتوں کی رویا کا مطلب بھی بتایا۔ انھوں نے حضرت زکریاؑ کو یوحنا کی پیدائش کی خوشخبری دی اور حضرت مریمؑ کو حضرت مسیحؑ کی پیدائش کا پیغام بھی دیا۔

"اور میں نے (دانی ایل) اولائی میں سے آدمی کی آواز سنی جس نے بلند آواز سے کہا کہ اے جبرائیل اس شخص کو اس رویا کے معنی سمجھادے۔"[2]

"ہاں میں دعا میں یہ کہہ ہی رہا تھا کہ وہی شخص جبرائیل جسے میں نے شروع میں رویا میں دیکھا تھا حکم کے مطابق تیز پروازی کرتا ہوا آیا اور شام کی قربانی گزرنے کے وقت کے قریب مجھے چھوا۔"[3]

"زکریا نے فرشتہ سے کہا میں اس بات کو کس طرح جانوں کیونکہ میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی عمر رسیدہ ہے۔ فرشتے نے جواب میں اس سے کہا میں جبرائیل ہوں۔"[4]

"چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرہ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا۔"[5]

بائبل میں حضرت جبرائیل کے مقام کے بارے میں نہیں بتایا گیا لیکن حنوک کی کتاب میں انہیں فرشتہ اعظم یا ملک الموت بھی بتایا گیا ہے۔

بائبل کے مطابق فرشتوں میں نر اور مادہ نہیں، انہیں صرف نر ہی پکارا جاتا ہے۔

فرشتوں کی طاقت اور مراعات

بائیبل کی تعلیمات کے مطابق فرشتوں کا رتبہ انسان سے زیادہ ہے۔

"انسان کیا چیز ہے جو تو اس کا خیال کرتا ہے یا آدم زاد کیا ہے جو تو اس پر نگاہ کرتا ہے، تو نے

1-خروج20,22:25
2-دانی ایل16:8
3-دانی ایل21:9
4-لوقا19:1
5-لوقا26:1

اسے فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا۔"[1]

فرشتوں کو خداوند کی طرف سے جو حکم دیا جاتا ہے وہ اس پر عمل کرتے ہیں۔

"اے خداوند کے فرشتو! اس کو مبارک کہو، تم جو زور میں بڑھ کر ہو اور اس کے کلام کی آواز سن کر اس پر عمل کرتے ہو"[2]

فرشتے خداوند کے حکم سے شہروں کو برباد کر دیتے ہیں۔

"اس لئے کہ ان کا شور خداوند کے حضور بہت بلند ہوا ہے اور خداوند نے اسے نیست کرنے کو ہمیں بھیجا ہے۔"[3]

بائبل میں فرشتوں کی طاقت کا بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ایک فرشتہ نے کئی لاکھوں انسانوں کو مار دیا۔

"سو اسی رات کو خداوند کے فرشتہ نے نکل کر اسور کی لشکر گاہ میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی مار ڈالے اور صبح کو جب لوگ سویرے اٹھے تو دیکھا کہ وہ سب مرے ہوئے پڑے ہیں۔"[4]

- فرشتے بڑی تیزی سے سفر کرتے ہیں ان کی رفتار کی پیمائش نہیں کی جاسکتی جیسا کہ دانی ایل نے خداوند کو پکارا تو اس نے مدد کے لئے فرشتے بھیجے اور انہوں نے دانی ایل کی مدد کی۔ اس تمام طاقت کے باوجود فرشتے اپنی طرف سے دن اور وقت کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ ان کی حد یہ ہے کہ ان کو جس چیز کا کو حکم دیا جاتا ہے وہی بجالاتے ہیں۔

"لیکن اس دن اور اس گھڑی کی بات کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا۔"[5]

" وہ نہ صرف اپنی بلکہ تمہاری خدمت کے لئے یہ باتیں کہا کرتے تھے جس کی خبر تم کو ان کی معرفت ملی جنہوں نے روح القدس کے وسیلہ سے جو آسمان سے بھیجا گیا تم کو خوشخبری دی اور فرشتے بھی ان باتوں پر غور سے نظر کرنے کے مشتاق ہیں۔"[6]

- فرشتے گناہ سے توبہ کرنے والے سے خوش ہوتے ہیں۔ مسیحی اور یہودی عورتیں اسی عبادت کے مد نظر اپنے سر کو ڈھانپ کر رکھتی ہیں۔

"اور تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے باعث خدا کے فرشتوں کے

1- عبرانیوں 6:2
2- زبور 20:103
3- پیدائش 13:19
4- 2۔ سلاطین 35:19
5- متی 36:24
6- پطرس 12:1

سامنے خوشی ہوتی ہے۔"[1]

- فرشتے اپنی مراعات سے لطف اٹھاتے ہیں بے شمار فرشتوں نے عرش عظیم کو گھیرا ہوا ہے جیسا کہ مکاشفہ کی کتاب میں بیان ہوا ہے:

"اور جب میں نے نگاہ کی تو اس تخت اور ان جانداروں اور بزرگوں کے گرِداگرِد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی جن کا شمار لاکھوں اور کروڑوں میں تھا۔"[2]

"اور سب فرشتے اس تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گرِداگرِد کھڑے ہیں پھر وہ تخت کے آگے منہ کے بل گر پڑے اور خدا کو سجدہ کر کے کہا آمین۔"[3]

"اور وہ ساتویں فرشتے جن کے پاس وہ سات نرسنگے تھے پھونکنے کو تیار ہوئے"[4]

"پھر میں نے ایک فرشتے کو آسمان کے بیچ میں اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہل زبان اور امت کے سنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی اور اس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اس کی تمجید کرو کیونکہ اس کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے اور اسی کی عبادت کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کیے۔"[5]

" پھر اس کے بعد ایک اور فرشتہ یہ کہتا ہوا آیا کہ گر پڑا وہ بڑا شہر بابل گر پڑا جس نے اپنی حرام کاری کی غضب ناک مے تمام قوموں کو پلائی ہے۔"[6]

"پھر میں نے مقدس میں سے کسی کو بڑی آواز سے ان ساتوں فرشتوں سے یہ کہتے سنا کہ جاؤ خدا کے قہر کے ساتوں پیالوں کو زمین پر الٹ دو۔"[7]

- فرشتے نے آسمان سے حضرت ابرہیمؑ کو اس وقت پکارا جب وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو چھری سے ذبح کر رہے تھے انھیں چھری چلانے سے روکا:

" اور ابرہام نے ہاتھ بڑھا کر چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے تب خداوند کے فرشتے نے اسے آسمان سے پکارا کہ اے ابرہام، اے ابرہام! اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ پھر اس نے کہا کہ تو اپنا ہاتھ

1- لوقا 10:15
2- مکاشفہ 11:5
3- مکاشفہ 11:7
4- مکاشفہ 6:8
5- مکاشفہ 7،6:14
6- مکاشفہ 8:14
7- مکاشفہ 1:16

لڑکے پر نہ چلا اور نہ اس سے کچھ کر کیونکہ میں اب جان گیا ہوں کہ تو خداوند سے ڈرتا ہے اس لئے کہ تو نے اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے مجھ سے دریغ نہ کیا۔" [1]

حضرت یعقوبؑ کو بھی فرشتہ نے خواب میں آواز دی:

"اور خدا کے فرشتہ نے خواب میں مجھ سے کہا اے یعقوب! میں نے کہا میں حاضر ہوں۔"[2]

ایک فرشتہ یشوع کی مدد کرنے آیا تھا۔

" اور جب یشوع یریحو کے قریب تھا تو اس نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور کیا دیکھا کہ اسے ایک شخص ہاتھ میں اپنی ننگی تلوار لئے کھڑا ہے اور یشوع نے اسے پاس جا کر اس سے کہا تو ہماری طرف ہے یا ہمارے دشمنوں کی طرف اس نے کہا نہیں بلکہ میں اس وقت خداوند کے لشکر کا سردار ہو کر آیا ہوں۔"[3]

یسعیاہ میں بیان ہوا ہے کہ سرافیم کے ذریعہ کفارہ ادا کیا گیا۔

"اس وقت سرافیم میں سے ایک سلگا ہوا کوئلہ جو اس نے دست پناہ سے مذبح پر سے اٹھالیا اپنے ہاتھ میں لے کر اڑتا ہوا میرے پاس آیا اور اس سے میرے منہ کو چھوا اور کہا دیکھ اس نے تیرے لبوں کو چھوا پس تیری بدکاری دور ہوئی اور تیرے گناہ کا کفارہ ہو گیا۔"[4]

دانی ایل کی بھی فرشتے نے مدد کی۔

"میرے خدا نے اپنے فرشتہ کو بھیجا اور شیروں کے منہ بند کر دیے اور انہوں نے مجھے ضرر نہیں پہنچایا۔"[5]

- زکریا کو بھی فرشتہ دکھائی دیا

"تب میں نے کہا اے میرے آقا یہ کیا؟ اس پر فرشتے نے جو مجھ سے گفتگو کرتا تھا، کہا میں تجھے دکھاؤں گا یہ کیا ہیں۔"[6]

- اعمال کی کتاب میں میں بیان ہوا ہے کہ فرشتہ نے قیدیوں کو دروازے کھول کر آزاد کرایا:

"خداوند کے ایک فرشتہ نے رات کو قید کے دروازے کھولے اور انھیں باہر لا کر کہا کہ جاؤ ہیکل

1-پیدائش22:12،11
2-پیدائش31:11
3-یشوع5:14،13
4-یسعیاہ6:7
5-دانی ایل6:22
6-زکریاہ1:9

میں کھڑے ہو کر اس زندگی کی سب باتیں لوگوں کو سناؤ۔"(1)

"کہ دیکھو خدا کا ایک فرشتہ کھڑا ہوا اور اس کوٹھڑی میں نور چمک گیا اور اس نے پطرس کی پسلی پر ہاتھ مار کر اسے جگایا اور کہا کہ جلدی اٹھ اور زنجیریں اس کے ہاتھوں میں سے کھل پڑیں۔"(2)

- یسوع مسیح کی گواہی بھی فرشتہ نے دی تھی جس کی وضاحت مکاشفہ کی کتاب میں بیان ہوئی ہے:

"یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اسے خدا کی طرف سے اس لئے ہوا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضروری ہو اور اس نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اس کی معرفت انہیں اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کی یعنی ان سب چیزوں کی جو اس نے دیکھی تھیں شہادت دی۔"(3)

تقابلی مطالعہ

بائبل میں مذکورہ فرشتوں کے بارے میں جو شواہد ملتے ہیں ان کی قرآن مجید کی تعلیمات میں جانچا گیا تو معلوم ہوا بائبل میں فرشتوں کے بارے میں یہ بتایا گیا کہ فرشتے انسان کی پیدائش سے پہلے خلق کیے گئے تھے اور ان کا مقام انسان سے تھوڑا اونچا ہے لیکن قرآن مجید میں بتایا گیا کہ فرشتے نور سے پہلے پیدا کیے گئے ہیں اور ان کا مقام یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا۔ انہوں نے اللہ کے حضور نہایت عجز و نکساری سے اعتراف کیا کہ ہمیں وہی علم ہے جو ہمیں سکھایا گیا بائبل میں یہ تذکرہ موجود نہیں ہے۔ بائبل اور قرآن مجید کے مطابق فرشتوں کی تعداد معلوم نہیں۔ بائبل کی رو سے مقرب فرشتے حضرت میکائیل جبکہ قرآن کی تعلیمات کے مطابق حضرت جبرائیل اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں بائبل اور قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق فرشتے اللہ کے حضور موجود رہتے ہیں۔ بائیبل کی رو سے بدکار فرشتے اللہ کی مخالفت کرتے ہیں اور اللہ کے منصوبوں کو ناکام بناتے ہیں۔ بائبل کی تعلیمات کے مطابق شیطان بھی فرشتوں میں سے ہے انسان کو گناہ پر اکسانے میں بدکار فرشتوں کو آگ میں ڈالا جائے گا بلکہ یہودی فرشتوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بائبل کے مطابق روح القدس سے مراد خدا کی روح ہے۔ قرآن مجید میں ہاروت وماروت کا تذکرہ بھی موجود ہے جو لوگوں کو سحر سکھاتے تھے ان کے بارے میں مفسرین کی آراء مختلف ہیں۔ بائبل کی تعلیمات میں فرشتے اللہ کے خاص بندوں کے پاس آئے ان سے گفتگو بھی کی۔ قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق فرشتے نیک ہی ہیں بدکار نہیں ہیں اور نہ ہی شیطان کی مدد کرتے ہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کے

1- اعمال 20،19:5
2- اعمال 7:12
3- مکاشفہ 1:1

منصوبوں کو ناکام بناتے ہیں۔ قرآن مجید کی رو سے فرشتے انسانی شکل میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کے چنے ہوئے بندوں سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے کلام میں ردو بدل نہیں کرتے۔ ان کی تخلیق کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام و اوامر کا نزول انہی کے ذریعے فرماتا ہے۔ قرآن کریم میں جنت اور دوزخ کے فرشتوں کا تذکرہ موجود ہے اگرچہ بائبل میں ان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔